کیا بجٹ کا خسارہ پورا کرنا محکمہ ڈاک کا کام ہے؟

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وفاقی بجٹ کا خسارہ پورا کرنے کے فرائض محکمہ ڈاک کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ یکم اپریل سے اس کے لفافوں اور پارسلوں اور دیگر متعلقات کے سلسلے میں ڈاک کے نرخ اس قدر ظالمانہ اور عاقبت نااندیش انداز میں بڑھادئے گئے ہیں کہ بالکل اندھیر نگری کا گمان ہونے لگا ہے۔ لفافے کی قیمت میں صد فیصد اضافہ عوام الناس پر اتنا بڑا ستم ہے جس کی کوئی مثال ہی موجود نہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ دوسرے ملکوں کو بھیجے جانے والے خطوں پر ٹکٹوں کی شرح بھی بڑھادی گئی ہے اور اگر کوئی رجسٹری کا تصور کرتے تو اس کے ہوش ٹھکانے آجائیں اور وہ جی ہی جی میں طے کرے کہ کسی آتے جاتے کے ہاتھ دستی خط بھیج دیں گے یا، اللہ نے توفیق دی تو خود ہی اسلام آباد، پشاور، کوئٹہ، کراچی وغیرہ کا چکر لگالیں گے اور وہاں کے عزیزوں اور دوستوں کو خبردار کریں گے کہ آئندہ ہم سے کسی خطوط کی توقع نہ رکھنا کہ ڈاک کے نرخوں نے تو عام گھروں کے عاجزانہ بجٹ کا بھی ستیاناس کر دیا ہے۔

جس شرح سے ڈاک کے مختلف شعبوں کے نرخوں میں اندھا دھند اضافہ ہوا ہے، اس کے حوالے سے اب عوام الناس نے ڈاک کو ڈاکو میں بدل دیا ہے چنانچہ محکمہ ڈاک، محکمہ ڈاکو کہلانے لگا ہے۔ آخر ظلم کی بھی کوئی حد ہوتی ہے کہ وہ لفافہ جو چند ہی برس پہلے ایک سو روپے میں ایک سو کی تعداد میں ملتا تھا اور پھر ہوتے ہوتے ایک سو روپے میں چوالیس کی تعداد میں ملنے لگا تھا، اب یہ اطلاع پا کر عوام یکا یک بہت خوشحال ہو گئے ہیں اور ان کے گھروں میں دودھ کی نہریں رواں ہیں اور ان میں سے ہر آدمی کا بینک بیلنس لاکھوں تک پہنچ چکا ہے۔ ڈاک کی شرح میں یوں اضافہ ہوا ہے جیسے اندھے کے ہاتھ میں لاٹھی آئے تو وہ اسے گھما کر زد میں آنے والے ہر شخص کو زخم زخم کر سکتا ہے۔

میں تو اس پاگلانہ اضافے کی اجازت مرحمت فرمانے والے حکمرانوں کی نیت پر بھی شک کرنے لگا ہوں کیا وہ اپنے عوام کی مالی حالات سے اس حد تک بے خبر ہیں کہ ڈاک کے بزرجمہروں نے اضافے کی تجویز بھیجی تو انہوں نے اس پر فوراً اپنی مہر تصدیق ثبت کر دی۔ کیا انہیں اتنا بھی معلوم نہیں ہے کہ عام آدمی تو اپنے بچوں کی کتابیں اور کاپیاں اور پنسلیں خرید کر ہی اپنے گھریلو بجٹ کو تلپٹ کر کے رکھ دیتا ہے۔ آخر خط لکھنا اور کسی ضروری کام کے سلسلے میں رجسٹرڈ خط لکھنا کیا اب صرف امراء کا کام رہ گیا ہے اور غریبوں اور متوسطوں کو صرف ڈاک خانوں کی عمارتیں دیکھتے رہنے کی آزادی بخشی گئی ہے نہیں صاحب! یہ سراسر ظالمانہ اضافے ہیں اور اگر ان اضافوں کے بغیر محکمہ ڈاک نہیں چل سکتا تو اسے بند کر دیجئے۔ لوگ اپنے عزیزوں دوستوں سے رابطہ قائم رکھنے کی لئے کبوتر پال لیں گے۔

محکمہ ڈاک مختلف نرخوں میں اس سے پہلے بھی من مانا اضافے کرتا رہا اور اس نے یہ اضافے یوں چپکے سے کئے ہیں کہ

باقی صفحہ آخر پر